سوال

(116)لاحول ولاقوۃ اِلا باللہ کے آخری کلمات کیا ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کلمے کے بارے میں بتائیں اس کے آخر میں العلی العظیم ہے یا العزیزا لحکیم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

صحیح تو یہ ہے کہ آدمی اس کلمہ طیبہ کا اختتام "العزیزا لحکیم" کے ساتھ کرے کیونکہ امام مسلم اپنی صحیح (2/345) باب فضل التسبیح والتھلیل والدعاء میں سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام سکھاؤ جو میں کہتا رہوں، آپ ﷺ نے فرمایا : تو کہہ

«لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اللہ أکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین لا حول ولا قوۃ اِلا باللہ العزیزا لحکیم»

"اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اللہ بہت بڑا ہے اس کے لیے بہت تعریفیں ہیں ، اللہ پاک ہے جہانوں کا پالنے والا ہے ، اللہ کی توفیق کے بغیر برائی سے پھرنے کی قوت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت ہے وہ غالب (زبردست) اور حکمت والا ہے " تو اس نے کہا کہ یہ سب تو رب کے لیے ہے میرے لیے کیا ہے تو فرمایا : تو کہہ "اللھم اغفرلی وارحمنی واہدنی وارزقنی " (اے میرے اللہ میری مغفرت فرما ، مجھ پر رحم فرما ہدایت اور رزق دے) تو اس حدیث میں بیان کر دیا گیا ہے جو میں نے کہا اور مشکوۃ (1/202) الترغیب (2/430) میں ہے ۔

اور ایک حدیث میں وارد ہے جسے احمد نے (4/91-92) میں نکالا ہے جیسے کہ مشکوۃ (1/96) میں علقمہ بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ میں معاویہؓ کے پاس تھا جب کہ اس کے موذن نے آذان کہی تو معاویہؓ بھی وہی کہتے جو موذن کہتا جب موذن نے "حيي علي الصلاة" کہا تو انہوں نے "ولا حول ولا قوۃ اِلا باللہ العلی العظیم" کہا اور اس کے بعد وہی کچھ کہا جو موذن نے کہا پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ کہا کرتے تھے ۔ یہ حدیث ضعیف ہے اس میں عیسی اور عبد اللہ مجہول ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ اس حدیث میں مصنف کے قلم سے غلطی ہوگئی ہے یا لکھنے والوں کے قلم نے غلطی کی ہے ہم نے جب مسند احمد دیکھی تو ہمیں "العلی العظیم" نہ ملا ۔

امام احمد نے اس حدیث کو تین بار (4/91-92-98) ذکر کیا ہے ، پہلی سند صحیح اور دوسری ضعیف ہے جیسے کہ ہم نے کہا ۔ ان میں سے کسی میں بھی یہ کلمہ نہیں ہے یہ حدیث

سنن نسائی (1/145) رقم (652) اور ہیثمی نے المجمع (1/330-331) میں روایت کیا ہے لیکن کسی بھی روایت میں "العلی العظیم" ذکر نہیں، جو مشکوۃ کی خطاء پر دلالت کرتی ہے اور جو ملا علی قاری کا مرقات میں (2/122) قول ہے کہ "یہ زیادت روایات میں نادر ہے "قلت جستجو سے صادر ہوا ہے۔

یہ تحقیق مشکوۃ پر علامہ البانیؒ کی تعلیق (1/213) رقم (675) میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

صاحب مرقاۃ (1/38) میں خطبہ میں مصنف کے قول "ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم" کے ساتھ اختتام مشہور ہے وہ وارد نہیں۔ جبکہ حافظ جزریؒ کی حصن حصین کے بعض نسخوں میں "العلی العظیم" کے ساتھ اختتام کی روایت موجود ہے شاید وہ دوسری روایت ہو۔ جان لو کہ صحیح "العزیز الحکیم" والی ہے جو صحیح مسلم میں ہے جسے صاحب مصابیح نے نقل کیا ہے اور صاحب مشکوۃ بھی ان کے تابع ہیں اور اسی طرح اصل حصن حصین میں ہے لیکن حاشیہ میں "العلی العظیم" لکھا ہے اور بزار کی طرف منسوب ہے (واللہ اعلم)۔

تنبیہ: پھر بعد میں دوسری بار تحقیق میں ہمیں ابن ماجہ (2/335) رقم (3878) اور ابن السنی کی عمل الیوم واللیلۃ رقم (35/751) صحیح سند کے ساتھ عبادۃ بن صامتؓ کی روایت ملی وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کی رات کو نیند اچاٹ ہو جائے جب وہ جاگے تو کہے:

«لا الہ اِلا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ اِلا باللہ العلی العظیم»

پھر دعا کرے اے اللہ میری مغفرت فرما۔ تو اسے بخش دیں گے۔ ولید نے کہا یا کہا: دعا تو قبول ہوگی پھر اگر کھڑا ہوا اور وضوء کر کے نماز پڑھی تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔

بخاری (1/155) ترمذي (3/149) رقم (3654) "باب ما جاء في الدعاء اذا التنبه من الليل " ابو داود (3/954) رقم (506) احمد (5/313) المشكوة (1/108)۔

لیکن بخاری اور اس کے بعد والوں کی روایت میں یہ کلمہ نہیں ہے یہ صرف ابن ماجہ، ابن السنی اور الکلم الطیب (ص: 42) رقم (42) میں ہے لیکن حوالہ صحیح بخاری کا دیا ہے اور اس میں یہ کلمہ نہیں ہے۔ اور منذری کی الترغیب (2/435) میں ابو ھریرۃؓ سے روایت ہے یقینا اس نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو

«سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ اِلا باللہ العلی العظیم»

کہے تو اللہ فرماتا ہے "میرا بندہ مسلمان ہوا تابعدار ہوا"۔

روایت کیا اس کو حاکم نے اور اسے صحیح الاسناد کہا۔

پھر جب ہم نے مستدرک (1/502) کا مراجعہ کیا تو یہ کلمہ ہمیں وہاں نہیں ملا تو یہ منذری کی خطاء پر دلالت کرتا ہے اس حدیث میں اس کی خطا پر دلالت کرتا ہے جسے اس نے نکالا ہے "ولا حول ولا قوۃ اِلا باللہ العلی العظیم" اکثر پڑھا کرو، یہ جنت کے خزانے میں سے ہے (رواہ الترمذي)۔

جب ہم نے ترمذی (3/76) رقم (3853) دیکھی تو ہمیں یہ کلمہ وہاں نہ ملا، اور یہ منذری کی عدم تحقیق کی وجہ سے ہے اور حدیث صحیح ہے پھر بزار کی روایت المجمع (10/61) میں اسی طرح ہے "سعد سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا مجھے کوئی کلمہ سکھائیں جو میں کہوں" فرمایا:

«لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واللہ اکبر کثیرا وسبحان اللہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم»

میں کہتا ہوں: یہ صحیح میں ہے سوائے قول "العلی العظیم" کے بزار نے روایت کیا ہے اور راوی اس کے صحیح ہیں۔ الخ اور الوابل الصیب (ص: 92) اور ابن السنی رقم (57 ص: 30) میں صبح و شام کی دعاوں میں لفظ "العلی العظیم" وارد ہوا ہے ضعیف سند کے ساتھ اس میں اغلب بن تمیم منکر الحدیث ہے تو ثابت ہوا کہ اس کلمے کو "العزیز الحکیم" کے

ساتھ ختم کرنا چاہیے اور "العلی العظیم" کے ساتھ ختم کرنا جائز نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص222

محدث فتویٰ